احباب کی زبردست خواہش پر گوادر میں

قرطبہ کریک ویلی

کے نام سے
عظیم الشان
رہائشی و کمرشل
منصوبے کا اعلان

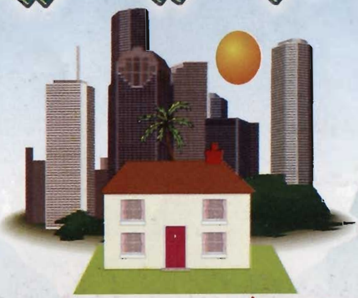

لوکیشن:

- ساحل سمندر سے ملحق ایک طرف جیوانی ائیر پورٹ اور دوسری طرف مشہور حسین و جمیل پکنک پوائنٹ کے قریب جہاں ایران اور بلوچستان سے لوگ چھٹیاں منانے آتے ہیں۔
- سائٹ سے دو پہاڑوں کے درمیان بہتے ہوئے سمندر کے پر لطف نظارے۔
- عالمی شہرت کے حامل Turtle Nesting پوائنٹ سے متصل۔

قیمت
محدود مدت کیلیے
40 ہزار روپے
فی مرلہ

چیک/ڈرافٹ بنام
قرطبہ کریک ویلی
فیصل بنک اقبال ٹاؤن برانچ،
اکاؤنٹ نمبر 142-2011115-001
کو ارسال کیجیے۔

5 ہزار روپے
فی مرلہ بھیج کر فوری
بکنگ کروالیں

تحریکِ اسلامی سے وابستہ افراد کا با اعتماد ادارہ

احباب ڈویلپرز

مارکیٹنگ آفس: ویل ہاؤس، فیض روڈ، اولڈ مسلم ٹاؤن، لاہور۔ فون: 5847708، 5857786، 042-5846830 شکیل احمد 0300 4007661
فیکس: 5846831 42 92+ ای میل: info@qurtabacreekvalley.com ویب سائٹ: www.qurtabacreekvalley.com
سعودیہ میں رابطہ کیلیے: راحیل احمد 00966 504398159

AzAd +92(42) 7563344

حج، عمرہ نیز قومی و بین الاقوامی فضاؤں میں پرواز کے لیے

قرطبہ ٹریولز

ایسے جیسے اپنے

عمرہ پر جانے والے **15** ہزار سے زائد افراد کا اعتماد (پنجاب بھر میں اول پوزیشن پر ہے)

ٹرانسپورٹ یا رہائش نا ملنے کی سہولت میں ریفنڈ کی سہولت

آپ کو لمحہ بہ لمحہ باخبر رکھنے کے لیے جدید ترین انٹرنیٹ سافٹ ویئر

ہمارے ۔اسلام آباد۔لاہور۔سرگودھا۔گوجرانوالہ۔ دفاتر میں اپنا پاسپورٹ جمع کرواتے وقت لیا گیا Password ہماری ویب سائیٹ www.qurtubatravels.com میں انٹر کریں۔

اور جان جائیں

آپ کا پاسپورٹ وزارت حج سعودیہ کو اپرول کیلئے کس تاریخ کو بھیجا گیا ہے اور اپرول کس تاریخ کو آئی ہے۔

سعودی ایمبسی میں پاسپورٹ ویزہ کے لئے کس تاریخ کو جمع ہوا ہے اور ویزہ کس تاریخ کو لگا ہے۔

کونسی تاریخ جانے کے لیے کنفرم ہوئی ہے۔

اور سب سے بڑھ کر

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں پہنچنے کے بعد پاکستان میں آپ کی فیملی کو باخبر رکھتا ہے۔

کہ آپ کس ہوٹل میں کس کمرہ میں ٹھہرے ہیں اور وہاں کا فون نمبر کیا ہے۔

ہمارے اعتماد کو داد دیئجے ہم نے آپ سے کچھ بھی تو نہیں چھپانا

UAN-111-786-313

اسلام آباد۔لاہور۔سرگودھا۔گوجرانوالہ

قرطبہ سنٹر یونیورسٹی روڈ سرگودھا
Ph:0483-720308-223005
Fax:726851

5-SNC سنٹر بلیو ایریا اسلام آباد
Ph:051-2876051-52-53
Fax:2876054

نیو ورلڈ ہوٹل ڈیورنڈ روڈ لاہور
Ph:042-6312513-14-15-16
Fax:6303167

D بلاک ٹرسٹ پلازہ گوجرانوالہ
Ph:055-3846801
Fax:055-3836802

JoJo®

We Make Children Happy

- ***BUBBLES***
- ***SWEETS***
- ***TOFFEES***
- ***SNACKS***

Head Office :
86-A, S.I.E. # 1, Gujranwala.
Tel : 0431-257794, 257796
Fax : 0431-257795
E-mail : jojogfi@yahoo.com
Web Address : www.gfi-jojo.com

Factory Office :
53-54 A, S.I.E. # 2, Gujranwala.
Tel : 0431-284791-95
Fax : 0431-284796

Designed by: pixels 0431-343847
Produced by: Kamal Yellow Pages

کوالٹی جو سب پہ چھا جائے
G.F.C
FANS
کیونکہ ...
■ جی ایف سی میں جدید موٹر ٹیکنالوجی سے بجلی کا خرچ سب سے کم
■ ہائی گلوس سٹوو اینیمل پینٹ کی بنا پر زنگ اور رگڑ سے ہمیشہ محفوظ
■ سیلڈ بیرنگ اور ٹھوس ایلومینیم ڈائی کاسٹ کی وجہ سے سخت گرمی میں بھی سب سے بہتر
■ ایروڈائنامک پروں سے ہوا کا پھیلاؤ سب سے زیادہ
■ سالہا سال سے ایکسپورٹ ٹرافی کا ریکارڈ
■ سلیکون سٹیل لیمینیشن کی بدولت ہمیشہ بے آواز اور تیز رفتار
■ وسیع رینج، خوبصورت ڈیزائن
تبھی تو ہر کوئی جی ایف سی کا فین!
50 years of Excellence
International Quality Certified
PSQCA
SAUDI ARABIAN STND. Organization
PCSIR
ENERGY SAVER
General Fan Company (Pvt.) Ltd.
G.T. Road, Gujrat, Pakistan.
Tel: (0433) 520301-3. Fax: (0433) 521427.
Web: www.gfcfan.com E-mail: gfc@gfcfan.com

BLAZE

امن عالم تو فقط دامنِ اسلام میں ہے

محمد شیث ادریس تیمی ○

دنیا کا ہر متمدن انسان، فطرتاً امن پسند اور بہرحال پُرسکون اور خوش گوار زندگی کا خواہاں ہے۔ دہشت و بربریت اور بدامنی و بے چینی سے اس کی طبیعت ابا کرتی ہے۔ مذہب اسلام، انسان کی اس فطری ضرورت کا بہرصورت پاس و لحاظ رکھتا ہے اور اسے ایک ایسا نظامِ حیات عطا کرتا ہے جس کے اصول و مبادی، اوامر و نواہی اور احکام و مسائل امن و سلامتی کی حسین لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ یہ جس ذاتِ عالی کا نازل کردہ دستورِ حیات ہے اس کی ایک صفت 'السلام' یعنی مرجع امن و سلام بھی بیان ہوئی ہے (الحشر ۵۹:۲۳)، جو اپنے بندوں کو امن و سلامتی کے گھر کی طرف بلاتی ہے، وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط (یونس ۱۰:۲۵)، اور جس کی نگاہ میں معیاری مومن وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کا امن و سکون خطرے میں نہ پڑے۔ (بخاری، مسلم)

مقامِ افسوس ہے کہ آج دنیا، اسلام کے پُرامن پیغام کو فراموش کر کے بیانگِ دہل یہ اعلان کر رہی ہے اور میڈیا بھی اس میں اپنا سارا زور صرف کر رہا ہے کہ اسلام (نعوذ باللہ) دہشت و سفاکیت پھیلانے والا مذہب اور عہدِ تاریکی کی یادگار ہے۔ اس کے ماننے والے بنیاد پرست، دہشت گرد، مذہبی دیوانوں کا ٹولہ اور قومی و عالمی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔ اسی طرح سارے مسلم ممالک دہشت گردی کی آماجگاہ اور اس کی سرپرستی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ The Clash of

○ شعبۂ تصنیف و تالیف، مرکز جماعت اسلامی ہند، نئی دہلی

Civilizations (تہذیبوں کا تصادم) جیسی کتابیں لکھ کر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اسلام کا درون و بیرون خون آلود ہے' Islam's borders, are bloody so are innards۔ (سموئیل پی ہن ٹنگٹن' ۱۹۹۶ء' ص ۲۸)

مغربی مفکر فریڈ ہالی ڈے کے بقول یہ سب مفروضے اس گروہ کے تصنیف کردہ ہیں جو مغرب میں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلم دنیا کو کمیونزم کے زوال کے بعد ایک دشمن میں تبدیل کر دے (فریڈ ہالی ڈے' *Islam and the Myth of Confrontation*' IB Tawaris Publishers نیویارک' ۱۹۹۵ء' ص ۶)

یہی وجہ ہے کہ دہشت گردی کی چھوٹی موٹی واردات سے لے کر' ۱۱ ستمبر جیسے واقعات کا سرا مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے اور مغربی مفکرین اور میڈیا ان کی یہ مسخ شدہ تصویر اس خوب صورتی سے پیش کرتا ہے کہ دیکھنے والا دیکھتے ہی بلا تامل پکار اُٹھے ؏

بوے خون آتی ہے اس قوم کے افسانے سے

حالانکہ زمینی حقائق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ روے زمین پر اسلام ہی ایک ایسا نظریہ اور نظامِ حیات ہے جس کی رگ و پے میں امن و سلامتی کی روح کارفرما ہے اور جس کا خمیر صلح و سلامتی سے تیار ہوا ہے۔ یہ محض عقیدت مندانہ جذبہ آفرینی نہیں بلکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ آج سے ۱۴ سو سال قبل جب انسانیت زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھی' ایک صحراے عرب کیا' بلکہ ساری دنیا میں بدامنی و ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ خوف و دہشت کا دور دورہ تھا' امن و قانون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی' اعلیٰ انسانی قدروں کا جنازہ اٹھ چکا تھا' بچیاں زندہ درگور کر دی جاتی تھیں' غلاموں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا' عورتیں ہر طرح کے حقوق سے محروم تھیں اور طاقت ور کمزور کو نگلے جا رہا تھا ـــــ!

ایسے پُرآشوب دور میں اسلام مسیحاے انسانیت بن کر مرغزارِ عرب سے ہویدا ہوا اور نہایت حکیمانہ انداز میں یہ اعلان کیا کہ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ○ (التکویر ۸۱:۸)۔ اب عورتوں کو حقِ زیست سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط (الانعام ۶:۱۵۱)' اب کسی کو ناحق قتل نہیں کیا جائے گا' لیکن ظالم بھی بخشا نہیں جائے گا۔

من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه (ابوداؤد' کتاب الدیات' باب من قتل عبده أو مثل به أيقاد منه؟)۔اب غلاموں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ○ (النجم ۵۳:۳۹)۔دنیا میں خونی اشتراکیت کا وجود نہ ہوگا۔توخذ من أغنيائهم وترد على فقرائهم (بخاری' کتاب الزکوٰۃ' باب وجوب الزکوٰۃ)۔اب سرمایہ داروں کی بالادستی قائم نہیں رہے گی۔اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (المائدہ ۵:۹۰)۔اب شراب وقمار کے نشے میں انسانیت سوز جرائم وجود میں نہیں آئیں گے۔وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (الاعراف ۷:۸۵)۔لوگوں کی حق تلفیاں اب نہیں ہوں گی۔الناس بنو آدم وآدم من تراب (احمد: مسند ۶/۵۷۰' داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' ۱۹۹۴ء)۔اب رنگ و نسل اور قومیت کے آرے سے انسانیت کو چیرا نہیں جائے گا۔وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (الاعراف ۷:۵۶)''زمین فتنہ وفساد کی آماجگاہ نہیں بنے گی اور اگر کوئی شخص یا گروہ راہِ امن وسلامتی کا روڑہ بنے گا تو پھر اس سے جنگ کی جائے گی''۔اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (المائدہ ۵:۳۳)''اس کا اثر یہ کہ ۲۵ سال کی مختصر مدت میں سارا جزیرۂ عرب امن وسکون کا گہوارا بن گیا اور ایسا گہوارا امن کہ رسولؐ کی پیش گوئی کے مطابق ایک عورت سونا چاندی اُچھالتے ہوئے' قادسیہ سے صنعا تک تنہا سفر کرتی تھی اور کوئی اسے ٹوکنے والا نہیں تھا (بخاری: کتاب الاکراہ' باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر۔ابوداؤد: کتاب الجہاد' باب في الأسير يكره على الكفره)۔لیکن آج اس کے برعکس امن کی ہزارہا کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔قومی و عالمی سطح پر امن مذاکرات ہو رہے ہیں اور حقوقِ انسانی کی کمیشن بحال ہے۔لیکن نتیجہ صفر سے آگے نہیں بڑھتا۔آخر کیوں؟ وجہ ظاہر ہے کہ ع

جو شاخِ نازک پر آشیانہ بنے گا ناپایدار ہوگا

معاصر تصورات امن اور ان کے مضمرات

اسلام کے تصور امن کی مزید وضاحت سے قبل' معاصر تصوراتِ امن اور ان کی مضرات سے واقفیت ضروری ہے' تا کہ دور جدید میں اسلامی تصورِامن کی معنویت کا اندازہ ہو سکے' کیوں کہ اشیا اپنے اضداد سے پہچانی جاتی ہیں' تعرف الاشیاء بأضدادھا۔

عام طور پر امن کا اطلاق معاہدۂ عدم جنگ اور قومی و بین الاقوامی تعلقات کی خوش گواری پر ہوتا ہے۔ کشاف اصطلاحات سیاست میں امن کی تعریف یوں کی گئی ہے: ''ایسی صورت حال جب اندرونی طور پر ریاست کے حالات' پُرسکون اور دیگر ریاستوں کے ساتھ اس کے تعلقات حسب قاعدہ ہوں''۔ (محمد صدیق قریشی' کشافِ اصطلاحات سیاسیات' ص ۴۴۹' مقتدرہ قومی زبان' اسلام آباد' ۱۹۸۶ء)

اور رچرڈ اسموک کے بقول: عام طور پر جب لوگ لفظ امن بولتے یا لکھتے ہیں تو اس کا سیدھا سادا مفہوم عدمِ جنگ لیتے ہیں۔ یہ امن کی منفی تعریف ہوتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے معنی جنگ کے علاوہ کچھ اور ہیں جو اس کے مثبت کردار کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو جنگ کی طرح وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ اور یہ امن ایسے حالات کا نام ہے جس میں جماعت یا ملکوں کے درمیان احترامِ باہم اور صحیح معنوں میں باہم سرگرم تعاون کی فضا پائی جاتی ہو۔ اور پھر یہ بڑھ کر بالآخر پوری دنیا کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو' اسموک رچرڈ' Smoke Richard with Willism Harman, Paths to Peace' ویسٹ ویو پریس' لندن' ۱۹۸۷ء' ص ۲)

اس تعریف سے دو تصورات امن سامنے آتے ہیں: مثبت تصورِامن اور منفی تصورِامن۔

منفی تصور امن یہ ہے کہ ملک و سماج میں ذاتی تشدد نہ ہو' اس میں ملیٹری سائنس پر زور دیا جاتا ہے اور تخفیفِ اسلحہ اور اس کے کنٹرول کی بات کی جاتی ہے۔

مثبت امن یہ ہے کہ ساختی تشدد نہ ہو اور مساوی طور پر سب کے ساتھ سماجی انصاف کا اہتمام کیا جائے۔ اس میں سماجی ڈھانچے کے علم پر زور دیا جاتا ہے اور عمودی ترقی میں دل چسپی لی جاتی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو' Johson L.G. Conflicting Concept of Peace in Contemporary Peace' سیج پریس' لندن' ۱۹۸۷ء' ص ۱۲)

اگر غور کیا جائے تو یہ دونوں تصوراتِ امن کسی درجے میں اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن ان کے حصول کے جو ذرائع بتائے گئے ہیں وہ بلاشبہہ نظری محض اور غیر عملی ہیں۔ مثلاً:

عالمی حکومت

ارسطو اور دانتے نے حصولِ امن بذریعہ عالمی حکومت کے نظریے کی وکالت کی تھی۔ عصرِ حاضر میں برٹرنڈرسل اس کا سرگرم حامی رہا ہے (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو' World Encyclopedia of Peace' پرگیمن پریس' والیم ۲' ص ۳۸۴-۳۸۵)۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فی زمانہ قتل و غارت گری کے بغیر مجوزہ عالمی حکومت کا قیام ممکن ہے اور اگر ممکن بھی ہے تو اس کے زیر سایہ پُرامن بقاے باہم کی ضمانت کیسے دی جاسکتی ہے؟ اور کیا یہ ضروری ہے کہ قوتِ مقتدرہ غیر جانب دار ہو اور وہ قوت کا غلط استعمال نہ کر کے صرف قیامِ امن کے لیے کوشش کرے۔ مسلم دنیا کے خلاف امریکا کی موجودہ روش سے' اس نظریے کی حقیقت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

بین الاقوامی عدالت

اس نظریے کے حاملین کا کہنا ہے کہ جب تک عالمی سطح پر کوئی ایسا ادارہ وجود میں نہیں آتا' جو ریاستوں کے مابین تمام حل طلب مسائل کا عدل و انصاف پر مبنی تصفیہ کرسکے۔ اس وقت امن کا تصور محال ہے۔ اس تصور کا بانی بینتھم کو قرار دیا جاتا ہے (ایضاً' والیم ۲' ص ۷۷-۷۸)۔ لیکن اس نظریے کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہاں کسی قوتِ نافذہ کی بات نہیں کی گئی ہے جو اس عدالت کے فیصلہ کو نافذ کرا سکے۔

عدمِ مزاحمت کا اصول

بہت سے مفکرین کا خیال ہے کہ کسی بھی شے سے مزاحمت نہ کی جائے۔ اس طرح وہ خود اپنی موت آپ مر جائے گا اور امن کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ ٹالسٹائی کو اس نظریے کا زبردست حامی بتایا جاتا ہے (ایضاً' والیم ۱' ص ۴۶۵)۔ گاندھی جی کا اہنسا پر مودھرما بھی اسی نظریے سے متاثر نظر آتا ہے۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو عدمِ مزاحمت کا اصول بھی بے حد غیر منصفانہ اور ظالمانہ ہے اور اس کی تباہ کاریاں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ مغرب میں بے لگام آزادی اور فحاشی و عریانی اور

اباحیت پسندی کے غیر فطری تجربے کے نتیجے میں' خاندانی و معاشرتی نظام کا بگاڑ اس کی واضح مثال ہے۔

تحفظِ اجتماعی

امن بذریعہ تحفظ اجتماعی کا نظریہ' پہلی جنگ عظیم میں ہونے والی ہوش ربا ہلاکتوں کے پسِ منظر میں وجود میں آیا جس کی بنیاد پر ۱۹۲۰ء میں جنیوا میں 'انجمن اقوام' کی تشکیل عمل میں آئی' جس کا مقصد حقوقِ انسانی کی حفاظت' بین الاقوامی امن وسلامتی کو برقرار رکھنا' اور دنیا کو جنگ کی لپیٹ میں آنے سے روکنا قرار دیا گیا۔لیکن واقعات نے ثابت کردیا کہ انسانی حقوق کے اس منشور کی حیثیت ایک خوش نما دستاویز سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔اس کی ناکامی کے اسباب میں سے چند کا ذکر یہاں مناسب ہے۔

۱- اقوام متحدہ کی منظور کردہ قرارداد اور فیصلوں کا نفاذ رضا کارانہ ہے۔اس کے پیچھے کوئی قوتِ نافذہ نہیں ہے۔

۲- بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے فیصلے بڑی حد تک سفارشی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

۳- سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان کو حق استرداد (right of veto) حاصل ہے۔ جب کوئی فیصلہ ان میں سے کسی کے مفاد کے خلاف جاتا ہے تو وہ آسانی سے اسے ویٹو کردیتا ہے۔

۴- سلامتی کونسل میں ریاستوں کے قومی مفاد کو تسلیم کیا گیا ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے: مشتاق احمد' قانون بین الاقوام ' عزیز پبلشرز' لاہور' بحوالہ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی' عصری اور اسلامی تصور امن ایک تقابلی مطالعہ ' قرآن وسنت اکیڈمی' نئی دہلی' ۲۰۰۲ء' ص ۷۰ تا ۸۲)۔چنانچہ ریاستیں درونِ ملک کتنی ہی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی اور اپنے شہریوں پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب کریں اگر حقوقِ انسانی کمیشن اس کے خلاف آواز اٹھاتا ہے تو اسے داخلی معاملات میں مداخلت قرار دے کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔ بھارت میں گجرات کے حالیہ واقعات کے تئیں' مرکزی حکومت کے مؤقف سے اس حقیقت کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج انجمن اقوام متحدہ ہو یا سلامتی کونسل' ان کی حیثیت ایک خاموش

تماشائی سے کم نہیں رہ گئی ہے۔ خلیجی جنگ کے بعد پابندیوں کے باعث عراق میں پانچ لاکھ بچوں کی ہلاکت' ۱۹۸۲ء میں لبنان میں اسرائیل کے ذریعے ۱۷ہزار ۵سو شہریوں کی تباہی' ۱۹۹۶ء میں قانا نامی ایمبولینس پر میزائل سے امریکی حملہ' امریکا کے اتحادی اسرائیل کی پروردہ لبنانی ملیشیا کا مہاجر بستیوں میں قتل و غارت' لوٹ مار اور عصمت دری کا بازار گرم کرنا' موجودہ اسرائیلی وزیراعظم ایریل شارون کے اشارے پر' صابرہ اور شتیلہ کے مہاجر کیمپوں میں ہزاروں بے گناہوں کا قتلِ عام۔ چیچنیا' کوسووا اور الجزائر میں لاکھوں مسلمانوں کی تہ تیغی' اور برما کے روہنگیا مسلمانوں کا بہیمانہ قتل' اور اقوام متحدہ میں ظالموں کے خلاف کسی طرح کی قرارداد پاس نہ ہونا' اس ادارے کی فعالیت کو مشکوک کرتی ہے۔

معاصر تصوراتِ امن کی یہی وہ خامیاں ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں قیامِ امن کا مسئلہ بڑا مشکل اور پیچیدہ ہوگیا ہے۔ دولت کی غیرعادلانہ تقسیم نے دنیا کو عیش و تنعم اور فقروافلاس کی دو انتہاؤں پر کھڑا کر دیا ہے۔ گلوبلائزیشن کی لعنت نے عالمی بنک کی سالانہ رپورٹ کے مطابق' دولت مند طبقے کو زیادہ امیر بنا دیا ہے' جب کہ غریبوں کی تعداد دوگنی ہوگئی ہے۔ اس رپورٹ میں آیندہ غربت و افلاس کی شرح میں اضافے کا بھی خدشہ ظاہر کیا گیا ہے (فضل الرحمٰن فریدی' ماہنامہ زندگی نو' جنوری ۲۰۰۱ء کالم اشارات)۔ یہ کیسا تضاد ہے کہ جس امریکا میں ایک ائرہوسٹس اپنے کپڑوں کی ڈرائی کلیننگ پر چھے ہزار ڈالر خرچ کرتی ہے' وہیں ایسے کالے لوگوں کی بھی اکثریت پائی جاتی ہے جو گاربیج ٹن (کوڑے دان) میں سے غذاؤں کے ٹکڑے چنتے ہیں۔

آج دنیا میں آرٹ اور ثقافت کی آزادی کے نام پر فحش لٹریچر' سینما' ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے فحاشی و بدکاری کی اشاعت کے سبب جنسی جرائم آسمان کو چھونے لگے ہیں۔ ۲۰۰۲ء کی رپورٹ ہے کہ صرف ہندستان میں ایک سال کے اندر ۱۶ ہزار ۴ سو ۹۶ زنا بالجبر' ۳۲ ہزار ۹ سو ۴۰ چھیڑ چھاڑ اور ۱۱ ہزار ۲۴ عورتوں کے ساتھ نازیبا حرکتوں کے واقعات پیش آئے۔ کیا یہی حقوقِ نسواں کی حفاظت ہے؟ اس سے بڑھ کر عدل و انصاف کا دوہرا معیار اور کیا ہوسکتا ہے کہ برطانیہ' سلمان رشدی کو جس کی ہرزہ سرائی سے کروڑوں مسلمانوں کو تکلیف پہنچی' مکمل سکیورٹی فراہم کرتا ہے اور جب مسلمان اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ یہ تو بنیاد پرستی ہے۔ لیکن مشتبہ ملزم

اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کی وجہ سے، نہتے افغانستان کے خلاف آپریشن بلیواسٹار کا مظاہرہ ہوتا ہے اور وہ کارپٹ بم کے ذریعے تہ تیغ کر دیے جاتے ہیں۔ اسرائیل کو یہ آزادی ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف ہر طرح کی جارحیت کو روا رکھے اور نوع بہ نوع آلاتِ حرب تیار کرے۔ اس سے دنیا کو اجتماعی تباہی کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ لیکن محض شبہے کی بنیاد پر عراق کو تباہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کے پاس weapons of mass distruction ہیں۔ پھر بعد میں اس مزعومہ استبقائی جنگ کو جنگ برائے مکمل آزادی کا نام دے کر اس کا جواز پیش کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی دنیا میں جاہلانہ طبقاتی نظام قائم ہے۔ The End of History کا امریکی نعرہ اسی ظالمانہ نظام کے زیر اثر ہے اور جس کے استحکام کے لیے ظلم و جارحیت کے سارے ریکارڈ توڑے جا رہے ہیں۔ تو پھر ایسی تکلیف دہ اور غیر یقینی صورت حال میں کیا قیامِ امن کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے گا؟ اور دنیا حقیقی امن و سلامتی سے آشنا ہو سکے گی؟ یہ ایک اہم سوال ہے جس کا جواب مغربی دنیا کو دینا ہے۔

اسلام کا تصور امن

مغربی و عصری تصوراتِ امن کے برخلاف، اسلام ایک فطری، دیرپا، جامع، منظم اور انسانی طبیعت سے ہم آہنگ تصورِ امن پیش کرتا ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں: ایک سلام اور دوسرا صلح۔ سلام اس امن کو کہتے ہیں جس میں نزاع شروع ہونے سے پہلے، کسی بھی طرز کے اقدامات کے ذریعے امن و امان قائم اور بحال رکھا جائے، اور صلح اس امن سے عبارت ہے جو نزاع شروع ہونے کے بعد کسی بھی نوع کی کوشش سے قائم ہو (عبدالرحمٰن کیلانی: مترادفات القرآن اللغویۃ، ص ۶۱۹-۶۲۰، مکتبہ دارالاسلام، لاہور)۔ گویا یہ عارضی شے ہے۔ چونکہ اسلام مستقل امن و سلامتی کا خواہاں ہے اس لیے وہ تصورِ سلام پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے اور اس کے لیے وہ سب سے پہلے فرد کے اندر امن کا احساس پیدا کرتا ہے اور اس کے ضمیر و وجدان میں عقیدہ و اخلاق کی ایسی جوت جگاتا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ مجسم امن و سلامتی بن جاتا ہے۔ کیونکہ انسان جب متعدد معبودوں کی پرستش کے باوجود بھی، روحانی امن و سکون سے محروم رہتا ہے تو اسلام کا نظریۂ توحید اسے تسلی دیتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ

(الانعام ۶:۸۲)' یعنی امن وسکون تو اہلِ توحید کے لیے مقدر ہے۔ جب اسے دوسروں کے عیش و تنعم کے مقابلے میں اپنی بدحالی دیکھ کر پریشانی لاحق ہوتی ہے تو عقیدۂ قضاوقدر اس کے لیے سامانِ تسکین ثابت ہوتا ہے۔ جب وہ بے راہ روہونے لگتا ہے تو عقیدۂ آخرت اور اُس کی ہولناکی اُسے راہِ راست پر لے آتی ہے' اور جب وہ کسی کا حق مارنے اور قتل وخون کا ارادہ کرتا ہے تو اسلام کا نظریۂ قصاص و جنایات اس کے پاؤں کی زنجیر بن جاتا ہے۔ اس طرح فرد کی زندگی امنِ حقیقی سے آشنا ہوجاتی ہے۔

بعینہٖ اسلامی عبادات بھی امن پروگرام کی تنفیذ میں غیر معمولی کردار ادا کرتی ہیں۔ مثلاً نماز برائیوں سے روکتی ہے' اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (العنکبوت ۲۹:۴۵)' خلق خدا کے حقوق کی یاددہانی کراتی' نفس کو سرکشی اور اِستکبار سے روکتی ہے اور اس کے اندر جذبۂ شکر پیدا کرتی ہے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ (المعارج ۷۰:۱۹-۲۵)

زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ سے غریبوں' معذوروں' یتیموں اور بے کسوں کی دادرسی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ (البلد ۹۰:۱۱-۱۶)۔ صدقے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ (التوبۃ ۹:۱۰۳)۔

روزے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ غریبوں کا دکھ درد سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے بدکاری وفحاشی پر ضرب پڑتی ہے۔ یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (بخاری: کتاب النکاح' باب قول النبیؐ من استطاع منکم الباء فلیتزوج۔ مسلم: کتاب النکاح' حدیث عبداللّٰہ بن مسعود)

حج جذبۂ وحدت پیدا کرتا ہے' تفریق رنگ ونسل مٹاتا' ہر طرح کی برائیوں اور جنگ وجدال سے روکتا ہے اور تمام انسانیت کے فلاح وبہبود کا نظم کرتا ہے۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ط (البقرہ ۲:۱۹۷)

فرد کے بعد اسلام خاندان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی سلامتی کے لیے سب سے پہلے ازدواجی زندگی کا پُرسکون تصور پیش کرتا ہے، بقاے امن کی خاطر اختلاط مرد و زن کو حرام اور عورتوں کے لیے پردہ لازم ٹھیراتا ہے۔ بدامنی پھیلانے والے عناصر کو قرار واقعی سزا کا مستحق قرار دیتا ہے کہ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص (النور ۲۴:۲)۔اسی طرح اگر زوجین کے مابین نباہ کی کوئی صورت باقی نہیں رہ پاتی ہے تو خاندانی امن کو برقرار رکھنے کے لیے طلاق کی بھی اجازت دیتا ہے۔ آج آزادیِ نسواں کی دعوے دار مغربی دنیا کا جائزہ لیں تو پتا چلے گا کہ مغربی معاشرے میں خواتین کے چہرے کی شادابی غائب ہو چکی ہے، ان کا قلبی سکون لٹ چکا ہے کیونکہ ان کا فیملی سسٹم بگڑا ہوا ہے۔ نتیجتاً، وہ اسلام کو اپنے لیے جاے امان تصور کرنے لگی ہیں۔

فرد و خاندان کے بعد اسلام معاشرے میں قیامِ امن کی سعی کرتا ہے اور سدِّ ذرائع کے اصول پر عمل کرتے ہوئے، بدامنی پھیلانے والے عناصر کو بیخ و بن ہی سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کرتا ہے، مثلاً معاشرے میں بدامنی: اختلاف و انشقاق سے پھیلتی ہے، اسلام کہتا ہے: وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (الانفال ۸:۴۶) ○ امانت میں خیانت سے پھیلتی ہے، اسلام کہتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا لا (النساء ۴:۵۸) ○ فقر و فاقہ سے پھیلتی ہے، اسلام کہتا ہے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ (التوبۃ ۹:۶۰) ○ ناانصافی کے پیٹ سے جنم لیتی ہے، اسلام کہتا ہے: اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز (المائدہ ۵:۸) ○ بدعہدی سے پھیلتی ہے، اسلام کہتا ہے: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ○ (بنی اسرائیل ۱۷:۳۴) ○ ظلم کی پشت پناہی اور تعصب سے پھیلتی ہے، اسلام کہتا ہے: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط (المائدہ ۵:۸)۔ بدامنی جبر و اکراہ کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے، اسلام اعلان کرتا ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قف (البقرہ ۲:۲۵۶) معاشرے میں بدامنی لادینی سیاست سے پھیلتی ہے، بقولِ اقبال ؏ جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسلام کی نگاہ میں ذوقِ جمال اور فارغ البالی ممنوع نہیں، بلکہ وہ اسے بنظرِ استحسان دیکھتا